السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میرے لیے اپنے والد کی بیوی کی بیٹی (جو کہ اس کے پہلے خاوند سے ہے) سے شادی کرنا جائز ہے۔ جسے میرے والد نے اپنی گود میں پالا ہے مجھے اس میں کوئی حرج محسوس ہوتا ہے کیونکہ وہ میرے والد کی بیوی کی بیٹی ہے اگر ہم شادی کر لیں اور بچے پیدا ہوں تو کیا حکم ہو گا، کیا ایسا کوئی واقعہ سلف صالحین کے دور میں ملتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کی سوتیلی والدہ کی پہلے خاوند سے جو بیٹی ہے اسے آپ کے والد کی ربیبہ کہا جائے گا اس لڑکی کی والدہ سے جب آپ کے والد نے شادی کر لی اور ہم بستری بھی کر لی تو یہ لڑکی صرف آپ کے والد پر حرام ہو گی خواہ اس نے اس لڑکی کی پرورش کی ہو یا نہ کی ہو۔

سلف اور خلف میں سے جمہور علمائے کرام اور ائمہ اربعہ کا یہی مسلک ہے اور اللہ تعالیٰ نے جب حرام کردہ عورتوں کا ذکر کیا تو فرمایا:

وَلا تَنكِحوا ما نَكَحَ ءاباؤُكُم مِنَ النِّساءِ إِلّا ما قَد سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كانَ فٰحِشَةً وَمَقتًا وَساءَ سَبيلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَت عَلَيكُم أُمَّهـٰتُكُم وَبَناتُكُم وَأَخَوٰتُكُم وَعَمّـٰتُكُم وَخـٰلـٰتُكُم وَبَناتُ الأَخِ وَبَناتُ الأُختِ وَأُمَّهـٰتُكُمُ الّـٰتى أَرضَعنَكُم وَأَخَوٰتُكُم مِنَ الرَّضـٰعَةِ وَأُمَّهـٰتُ نِسائِكُم وَرَبـٰئِبُكُمُ الّـٰتى فى حُجورِكُم مِن نِسائِكُمُ الّـٰتى دَخَلتُم بِهِنَّ فَإِن لَم تَكونوا دَخَلتُم بِهِنَّ فَلا جُناحَ عَلَيكُم وَحَلـٰئِلُ أَبنائِكُمُ الَّذينَ مِن أَصلـٰبِكُم وَأَن تَجمَعوا بَينَ الأُختَينِ إِلّا ما قَد سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كانَ غَفورًا رَحيمًا ﴿٢٣﴾ وَالمُحصَنـٰتُ مِنَ النِّساءِ إِلّا ما مَلَكَت أَيمـٰنُكُم ۖ كِتـٰبَ اللَّهِ عَلَيكُم ۚ وَأُحِلَّ لَكُم ما وَراءَ ذٰلِكُم أَن تَبتَغوا بِأَموٰلِكُم مُحصِنينَ غَيرَ مُسـٰفِحينَ ۚ فَمَا استَمتَعتُم بِهِ مِنهُنَّ فَـٔاتوهُنَّ أُجورَهُنَّ فَريضَةً ۚ وَلا جُناحَ عَلَيكُم فيما تَرٰضَيتُم بِهِ مِن بَعدِ الفَريضَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَليمًا حَكيمًا ﴿٢٤﴾ ... النساء

"ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے مگر جو گزر چکا ہے یہ بے حیائی کا کام اور بغض کا سبب ہے اور بڑی بُری راہ ہے۔ حرام کی گئی ہیں تم پر تمہاری مائیں، تمہاری لڑکیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، بھائی کی لڑکیاں، بہن کی لڑکیاں، تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا ہے، تمہاری دودھ شریک بہنیں تمہاری ساس، تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو۔ ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر گناہ نہیں تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں، تمہارا دو بہنوں کو جمع کرنا، ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا۔ اور شوہر والی عورتیں الا کہ جو تمہاری ملکیت میں آ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ احکام تم پر فرض کر دیے ہیں اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تم پر حلال کی گئی ہیں کہ اپنے مال کے مہر سے تم ان سے نکاح کرنا چاہو برے کام سے بچنے کے لیے نہ کہ شہوت رانی کے لیے۔"[1]

لہٰذا ثابت ہوا کہ ربیبہ آپ پر حرام نہیں کیونکہ وہ آپ کے والد کی بیوی کی وہ بیٹی ہے جو اس کے پہلے خاوند سے ہے اور آپ سے اس کا کوئی تعلق نہیں اس لیے آپ اس سے بغیر کسی حرج کے شادی کر سکتے ہیں۔

سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی سے جب والد کی بیوی کی بیٹی سے شادی کے متعلق سوال کیا گیا تو کمیٹی نے جواب دیا:

مذکورہ بچے کے لیے اس لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے خواہ اس کے والد نے اس لڑکی کی والدہ سے شادی ہی کی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"اور اس کے علاوہ باقی عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں۔"

اور مذکورہ (ربیبہ) لڑکی ان عورتوں میں شامل نہیں جو اس سے پہلے آیت میں بالنص (حرام) ذکر کی گئی ہیں۔ اور نہ ہی اس کی حرمت کا سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی ذکر ملتا ہے۔[2](شیخ محمد المنجد)

---

[1]۔البقرہ۔22۔24۔

[2]۔مزید دیکھیے۔الفتاویٰ الجامعہ للمراۃ المسلمۃ(2/600)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق